پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو ۔ کینیڈا
قیمت: ۷۵ سینٹ
۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ
۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء
بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
جلد: ۱۱
شمارہ: ۱۲

نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

لبنان میں نسل کشی کا مجرم کون ہے

شاہد مسعود

لبنان کی صورت حال

مجھے کون بچائے

پوسٹ مارٹم

زاہد حسین

بیگم نسیم ولی خان بہت سے ایشوز پر کلیئر نہیں ہیں

آج کل شہر کی رونق شام ڈھلتے ہی ختم ہو جاتی ہے

روس نے پاکستان کیخلاف سیاسی تخریبی جنگ کا آغاز کر دیا ہے

دہشت گردی کیلئے لاکھ ڈالر فراہم کر دیئے گئے، ریڈرز ڈائجسٹ کی رپورٹ

پاکستان نے افغانستان میں روسی مداخلت کی مخالفت بند نہ کی تو ...

مسجد کو شہید کر کے مندر بنانے کا ناپاک منصوبہ

فسادات پر قابو پانے کیلئے فوج طلب کر لی گئی

تسلیم کرے اس مقصد کیلئے روس نے پاکستان پر دباؤ سخت کر دیا ہے رپورٹ کے مطابق پچھلے سال ماسکو میں دفتر خارجہ کے ایک سینئر افسر نے روس میں متعین پاکستانی سفیر کو دو ٹوک انداز میں یہاں تک کہہ دیا "پاکستان روس کے

سرکاری بورڈ بیگم نصرت کا طبی معائنہ کریگا

کراچی ۔۔۔ پیپلز پارٹی کی سربراہ بیگم نصرت بھٹو کی طرف سے علاج کیلئے بیرون ملک جانے کی درخواست پر فیصلہ کرنے کیلئے حکومت ایک طبی بورڈ کے قیام کا اعلان کر دیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق پاکستانی ڈاکٹروں پر مشتمل اس بورڈ میں ... بیگم بھٹو کو علاج کیلئے بیرون ملک جانے کا مشورہ دیا ہے ... کا طبی معائنہ کرنے کے بعد وزارت صحت کو اپنی رپورٹ فراہم کریگا ... کیلئے سفارش کی جائے گی۔

پاکستان میں بیس لاکھ نابینا ہیں

لاہور ۔۔۔ ... کہا ہے کہ ... حکومت نے ... ملک میں اندھے پن کی روک تھام کے اقدامات کا ایک قومی منصوبہ تیار کرے گی۔ ... نابیناؤں کی پاکستان ... سوسائٹی کے زیر اہتمام ... ایک آئی کیمپ کا افتتاح کر رہے تھے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ پاکستان میں تقریباً بیس لاکھ افراد نابینا ہیں

کراچی ۔۔۔ ... کے بعد صدر ضیاء الحق نے سیٹھ عابد سے ... اس دوران صدر ضیاء الحق کے ہاتھ سے ... جس سے سیٹھ عابد پر بھی چھینٹے پڑے۔ صدر نے فوری طور پر اپنی جیب سے رومال نکال کر سیٹھ عابد پر پڑنے والے چھینٹے صاف کئے۔ ... گورنر سندھ ... منٹ تک ... رہی۔

کراچی اور اندرون سندھ طلبہ کی گرفتاریاں

کراچی ۲۲ ستمبر ۔۔۔ ...

اور پولیس کے حکام ظہور الحسن بھوپالی کے قتل کا سراغ لگانے میں ... کا حاصل کردہ اطلاعات کے مطابق متعلقہ حکام اب ...

MULTICULTURALISM

Together we can get it right.

موسیقی کی ایک نئی دھن سیکھنا
اتنا ہی مشکل ہے
جتنا ایک نئے ملک رہائش
اختیار کرنا
اس میں وقت لگتا ہے
اور کوشش بھی
کامیابی سے پہلے غلطی بھی
واضح امر ہے
آہنگ کو پانا مختلف نہیں
کیونکہ یہ سمجھ و شعور کیطرح
سیکھنے کی طرح آتا ہے
موسیقی کی طرح
باہم اسے حاصل کرنا آسان ہے

Canada

Multiculturalism Canada | Multiculturalisme Canada

اسلام آباد ائیرپورٹ پر بھاری مقدار میں غیر ملکی اسلحہ برآمد

اسلحہ اسمگل کرنے کے الزام میں انٹرنیشنل سکول اسلام آباد کے امریکی ٹیچر یوجین کمگ گرفتار

فوجی ڈاکو

پیر پگارا اسلام پسند جماعتوں کے اتحاد کے لئے مذاکرات کرینگے

مشرقی پنجاب کی جیلیں سکھوں سے بھر گئیں

لاہور میں چار ججوں کو قتل کی دھمکی

ہم افغانستان میں روس اور لبنان میں امریکہ کی مداخلت کی یکساں مذمت کرتے ہیں: مزاری

این ڈی پی آزاد خارجہ پالیسی کی علمبردار ہے، ہم دونوں سپر طاقتوں کی مداخلت کے مخالف ہیں

ہمارے منشور میں کیمونزم اور سوشلزم کا نہیں قرآن و سنت کا ذکر ہے

بڑے بڑے سرمایہ داروں نے بنکوں سے رقمیں نکلوانا شروع کر دیں

عرب ممالک کے بادشاہ شہزادے شیخ اور فوجی حکمران فلسطین اردن اور شام کے بعد لبنان سے بھی فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام و فوجی قوت کے انخلا کے بعد مراکش کے پر فضا مقام "فاس" پر اکٹھے ہو کر اپنی فتح کا نشان بلند کئے ہوئے

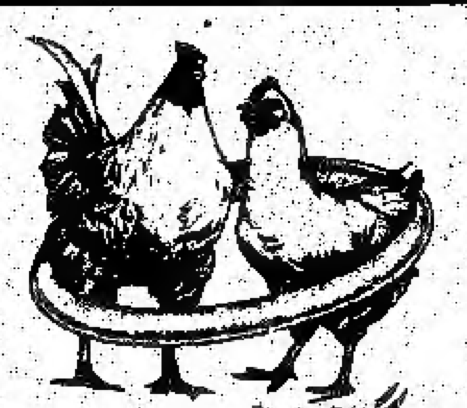

تازہ حلال گوشت - تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری - تازہ سبزیاں

SPICE TOWN

2210 DUNDAS STREET WEST

(Near Jami Mosque)

PHONE:(416)532-8267

(Free Delivery)

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFLAH GROCER

2783 Dundas St. West

Toronto. Tel.762-1633

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورنٹو کینیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔
سنو! کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ہوگا (القرآن)

ایک بڑا نام
یاسر عرفات!

۶ جون ۱۹۸۲ کو ایک لاکھ بیس ہزار صیہونی سورما اپنے نصرانی بھائیوں کے ہمراہ ہزاروں ٹینکوں اور جدید ترین اسلحہ کے بل پر مُسلم لبنان میں داخل ہوئے۔ پشت پہ امریکہ اور بڑی مغربی و سامراجی دنیا کی فوجی افرادی سیاسی اور اخلاقی قوت دائین بائین بے غیرت و برقماش عرب حکومتیں ۔ سر پر بمباروں کا سایہ ۔ اور سامنے بے سہارہ اپنے ہی بھائیوں کے لگائے ہوئے زخموں سے نڈھال مجبور و لاچار فلسطینی و لبنانی مسلمان ۔ ۶ جون سے ۱۲ ستمبر تک ۲۲ ہزار مسلمان ان وحشیوں کے بمباروں ٹینکوں میزائیلوں اور بحری توپوں سے برسائے گئے نیپام فاسفورس اور کلسٹر بموں کی بھینٹ چڑھ چکے تھے لیکن صریوں سے دہکائی ہوئی نفرت کی آگ ابھی دلوں میں بھڑک تھی سامنے اب بھی لڑنے والے بھی باقی تھے اور سہنے والے بھی ۔ اپنی مقدس جانوں کو کسی بھی خطرے سے بچانے کے لئے اپنے آقا اور آقا کے پالتو عرب حکمرانوں کے زور و زر کی بدولت ان بچوں عورتوں اور بوڑھوں کے محافظوں کو دربدر کروا چکا تھا ۔ تہذیب انسانی کے ذمہ دار اور حقوق انسانی کے علمبردار امریکہ کا مایہ ناز فرزند فلپ حبیب اس کارنامہ کو بہ احسن انجام دے کر ریگن کے آقا ریگن سے تمغہ وصول کر چکا تھا ۔ اب ان مظلوموں کو نصرانی و صیہونی بھیڑیوں سے بچانے والا کون تھا ۔ ان بچوں عورتوں اور بوڑھوں کے بیٹے باپ اور بھائی اپنے ہتھیار اپنے دشمنوں کے حوالے کرکے اُردن شام مصر عراق اور تیونس میں خاردار تاروں کے پیچھے اپنے عرب بھائیوں کی میزبانی سے شرمندۂ احسان ہو رہے تھے۔ جن محسنوں نے ان مظلوموں کی حفاظت کا عہد کیا تھا وہ ان کے سچے محافظوں کو مقررہ میعاد سے بھی پہلے بیروت سے نکلوا کر اپنی امن افواج کو امریکہ اٹلی اور فرانس کی عشرت گاہوں میں واپس بلوا چکے تھے ۔ جن عرب بھائیوں نے اپنے آقاؤں کے عہد کی سچائی کا یقین دلایا تھا وہ اپنے ہیرو عرفات کے پرجوش استقبال کے بدلے میں فلسطینی محاذ پر اپنی آخری کامیابی کا مظاہرہ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ کے سامنے کر رہے تھے اور . . . .

اور خود کو ان مظلوموں کا باپ کہلوانے والا عرفات بیروت کی قتل گاہ سے ہزاروں میل دور مراکش کے صحت افزا مقام پہ عرب سلطانوں شہزادوں شیخوں اور فوجی آمروں کے ساتھ ان کے امریکی و صیہونی آقاؤں سے فلسطین کے آخری سودے کی تفصیلات طے کر رہا تھا ۔ سلطانانِ عالم کے بے غیرت سربراہوں کی تنظیم "اسلامی کانفرنس" کی "جہاد فلسطین کمیٹی" کے سربراہ شاہِ مراکش شاہ حسن نے بیس ہزار بھانڈوں مسخروں اور ڈومنیوں سے اپنے مقدس و محترم عرب بھائیوں کے دل بہلانے کا سامان کیا ہوا تھا ۔

بیروت میں کوئی رکاوٹ تھی تو صرف وہ لبنانی مسلمان کہ جو پچھلے سات سال سے یہودی سازشوں اور نصرانی شقاوتوں کا کامیاب مقابلہ کر رہے تھے ۔ فلسطینی مسلمان یہودیوں کے ہاتھوں فلسطین اور آلِ ہنو ہاشم کے مرفی شاہ حسین کے ہاتھوں مقبوضہ فلسطین و اردن سے بربار ہوکر آئے تو ان کو گلے لگاتے ہوئے پناہ ہی نہیں دی بلکہ مسلمان جانتے ہوئے ان کے دست و بازو بھی بنے ۔ ان کے پہلو بہ پہلو لبنانی نصرانیوں اسرائیلی صیہونیوں اور شامی نصیریوں کا مقابلہ بھی کیا ۔ لیکن ان لبنانی "مسلمان" جانبازوں کی قربانیوں کا صلہ فلسطینی "عربی" عرفات نے کیا دیا ؟ خود تو امریکن اٹالین اور فرانسیسی فوجوں کی حفاظت میں فتح کا نشان بلند کرتے ہوئے بیروت سے رخصت ہوئے اور ان بھائیوں کے لئے چھوڑ گئے " ملبے کے ڈھیر بیروت شہر کا

پرستش ضمیر کی

اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دنیا سے جدائی کا وقت ہے اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا مگر اس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور پلٹ گیا۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ یہ روش تیرے ہی لئے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔ ہاں یہ روش تیرے ہی لئے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے کیا انسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ یونہی مہمل چھوڑ دیا جائیگا۔

(القیامہ ۲۸ - ۳۶)

القرآن

ایک حصہ یتیم و یسیر بچے بیوہ و مجبور عورتیں لاوارث و بے سہارا بوڑھے اور مقابل میں لبنانی فوج فلانجسٹ بھیڑئیے میجر حداد کی بے رحم وحشی ملیشیا اور صیہونیوں کی بڑی فوجی طاقت" سمندر دشمنوں کی بحری توپوں سے معمور فضائیں ان کے بمباروں سے معمور زمین ان کے ہزیر ٹینکوں اور میزائلوں سے محصور دل صریوں کی نفرت سے چور اور راستے کی ہر رکاوٹ آقاؤں کے دئے ہوئے اسلحے سے مجبور ۔ پہلے گلی کوچوں سے چن چن کر مسلح مسلم مزاحمت کو ختم کیا گیا اور پھر نہتے بے سہارہ بے بس بچوں عورتوں اور بوڑھوں پہ قیامت کا آغاز ہوا ۶ جون سے شروع ہونے والی قیامت آج ۱۲ ستمبر کو اپنی انتہا کی ابتدا کر رہی تھی" درندگی و شقاوت کی انتہا ہوئی طوفان آہ و بکاہ اٹھا فلک نے چپ سادھ لی زمین نے بچوں عورتوں اور بوڑھوں کے بریدہ سروں کٹے پھٹے اعضا اور گوشت کے لوتھڑوں کے لئے اپنی آغوش کشادہ کر لی در و دیوار خونِ مظلوم سے رنگین ہوئے صابرہ اور شطیلہ کے مہاجر کیمپوں کی ایک ایک اینٹ لہو رنگ داستان بن گئی چار دن اور راتیں نصرانی و صیہونی درندے خونِ مُسلم سے اپنی شجاعت کی نئی تاریخ لکھتے رہے ۔ ۱۹ ستمبر کی صبح کا آغاز ہو رہا تھا اور بچے کچھے دہشت زدہ مظلوموں کی چیخ و پکار تھک ہار کر سسکیوں کی منزل سے بھی گزر چکی تھی ۔ لیکن ابھی کروڑوں افراد نے اس انوکھی قتل گاہ کا تماشہ دیکھنا تھا ۔ ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات اپنے وجود کا ایک بار پھر ثبوت دے رہے تھے ۔ لیکن اب کے ارزانئ خونِ مُسلم کا رنگ کچھ اور ہی تھا ۔جس کسی نے بھی دیکھا کوئی ملول ہوا تو کوئی دل گرفتہ کوئی درد سے بیقرار ہوا تو کوئی بے اختیار ہو کر چیخ اٹھا ۔ ظلم ایسا تھا کہ ریگن و بیگن بھی عزاداروں کی صف میں سب سے آگے بیٹھنے کے لئے بیتاب نظر آنے لگے ۔ ہر کوئی ریڈیو ٹی وی اور اخبارات میں اپنا نام سب سے بلند دیکھنے کے لئے لغات سے خبصورت ترین لفظوں کے انتخاب میں مصروف ہو گیا ۔ بیانات قراردادوں اور مرثیوں کا انبار تھا کہ جو شطیلہ و صابرہ میں بنائے گئے انسانی سروں کے مینار سے بھی بلند ہوتا گیا ۔ کراہت صورت و خباثت سیرت میں یکتا بیگن جس نے ۳۴ سال پہلے فلسطینی قصبہ دائر یاسین میں نہتے و بے سہارہ

بقیہ اداریہ خصوصی صفحہ ۸ پر

زندہ تحریریں

جہاد فی سبیل اللہ

جو لوگ ظلم و سرکشی کی راہ سے جنگ کریں وہ شیطان کے دوست ہیں اور جو ظلم نہیں بلکہ ظلم کو مٹانے کیلئے جنگ کریں وہ راہ خدا کے مجاہد ہیں ۔ ہر وہ جنگ جسکا مقصد حق و انصاف کے خلاف بندگان خدا کو تکلیف دینا ہو جس کا مقصد مقتولوں کو بے حق کرنا اور انھیں جائز ملکیتوں سے بے دخل کرنا ہو جسکا مقصد اللہ کا نام لینے والے لوگوں کو بے قصور ستانا ہو وہ سبیل طاغوت کی جنگ ہے اسے خدا سے کچھ واسطہ نہیں ایسی جنگ کرنا اہل ایمان کا کام نہیں ہے البتہ جو لوگ ایسے ظالموں کے مقابلہ میں مظلوموں کی حمایت و مدافعت کرتے ہیں ، جو دنیا سے ظلم و فتنہ کو مٹا کر عدل و انصاف قائم کرنا چاہتے ہیں جو سرکشوں اور مفسدوں کی جولانگاہ کر کے بندگان خدا کو امن و اطمینان سے زندگی بسر کرنے اور انسانیت کے اعلیٰ نصب العین کی طرف ترقی کرنے کا موقع دیتے ہیں انکی جنگ راہ خدا کی جنگ ہے ۔ وہ مظلوموں کی کیا مدد کرتے ہیں گویا خود خدا کی مدد کرتے ہیں اور اللہ کی نصرت کا وعدہ ان کے لیے ہے ۔

یہ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جسکی تعریف سے قرآن کے صفحات بھرے پڑے ہیں ۔ یہی وہ حق پرستی کی جنگ ہے جس میں ایک رات کا جاگنا ہزار راتوں کی عبادت کرنے سے بڑھ کر ہے جسکے میدان میں جم کر کھڑے ہونا گھر بیٹھ کر ساٹھ برس تک نمازیں پڑھنے سے افضل بتایا گیا ہے جس میں جاگنے والی آنکھ پر دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی ہے جسکی راہ میں غبار آلود ہونے والے قدموں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ کبھی آتش دوزخ کی طرف نہ گھسیٹے جائیں گے ۔ اور اسکے ساتھ ہی ، لوگ جو اس سے بچ کر گھر بیٹھ جائیں اور اسکی پکار سن کر کسمسانے لگیں ان غضبناک الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے۔

"اے نبی کہہ دو اگر تمہیں اپنے باپ بیٹے بھائی بیویاں رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جسکے ٹھپ ہو جانے کا تمہیں ڈر لگا ہوا ہے اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو بیٹھے انتظار کرتے رہو ۔ یہاں تک کہ خدا اپنا کام پورا کر دے یقین رکھو اللہ فاسقوں کو کبھی ہدایت نہیں بخشتا"

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۲)

مغربی بیروت سے ملحقہ مہاجر کیمپ میں اسرائیلی فوج اور عیسائی ملیشیا کے ہاتھوں شہید ہونے والے ایک فلسطینی کی بیوہ اور بچے عید الاضحیٰ کے روز نوحہ کناں ہیں ۔

قمار خانہ مانٹی کارلو

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

[illegible]

[illegible]

۲۵ ستمبر ۸۲ کو ٹورانٹو میں ایک عظیم الشان مشاعرہ اور "شمالی امریکہ میں اردو کی پہلی کانفرنس" منعقد ہوئی۔ دونوں اجتماعات منتظمین اور محبانِ اردو کے ذوق و شوق اور محنتِ شاقہ کا بھرپور مظہر تھے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اپنے قارئین کو ان اجتماعات کی رپورٹ نہیں دے سکتے۔ اگلے شمارے تک انتظار کی کوفت کا ازالہ لاس اینجلس میں مقیم ہندوستان کی ممتاز شاعرہ محترمہ نیر جہاں اور جناب فیض کے تازہ کلام سے کیجئے۔

تہی دستی

نیر جہاں (امریکہ)

میں تہی دست خلاؤں کی طرح
مجھ کو اپنا بھی لیا گر تم نے
بند مٹھی میں ہواؤں کی طرح
کچھ نہ پاؤ گے یہاں
میری آنکھوں میں ذرا ڈال کے آنکھیں دیکھو
(ہیں نا بے رنگ فضاؤں کی طرح ؟)
میری آنکھیں وہ کھلی قبریں ہیں
جن کو مرنے نہ ملے
میرا دل ـــــ چھوٹا سا دل
بِل کی طرح خالی ہے
اس کی دھڑکن وہ دعا ہے جس کو
زیرِ لب لوگ پڑھا کرتے ہیں
مرنے والے کے لئے
اس کے اعمال کی بخشش کی دعاؤں کی طرح
کچھ نہ پاؤ گے یہاں
میں تہی دست ـــــ خلاؤں کی طرح

Newsmagazine of the Islamic movement

Crescent

INTERNATIONAL

From Marrakesh to Indonesia, Muslims have been parcelled out into nation-States; for many Muslims, the cages of nationalism have become more sacrosanct than their commitment to Islam.

The *Crescent International* has set out to serve the global Islamic movement.

Some of the topics covered in October 16-31, 1982 issue

• Is the **Shaikh dead** ? • **Pakistanis** take the high road to **China** • **India** lines up against **Islam** in **Moscow** • **Sudansides** with **Arabism** • Constitutional **dictatorship** for **Turkey**. Agriculture and welfare policies lead **Iran** to an economic miracle. **King Husain** reveals details of the climate of treason following **Faas** • A reflection of **Spain** in the **Beirut** carnage

RATES: $17.00 for one year $30 for two years

To subscribe, write to:
Crescent International

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario, Canada. M2H 2P6
Phone: (416) 424-1989 or 493-4374 Telex: 06-986766 Tor. Crescent

Please enter my subscription for the *Crescent International* for one/two year(s).

Name: ....
Address: ....
....
....
Date: .... Phone: ....

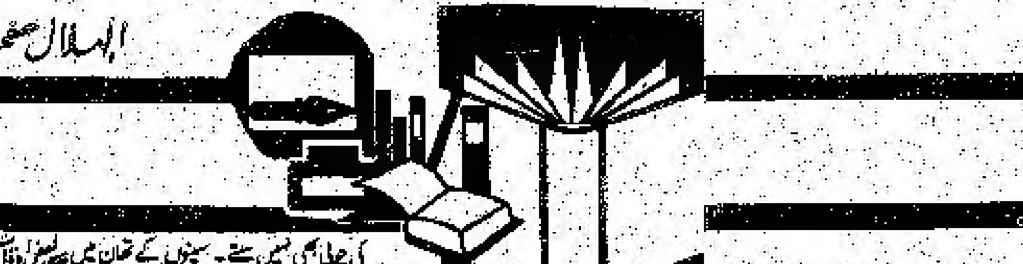

ادب و ثقافت

اس جنس کو بازار میں پوچھا نہ کسی نے

ہوئی۔ اس دور میں وہ زمانہ "کوہستان" "نوائے وقت" "جاوداں" اور "جمہور" سے "مساوات" تک آئے اور پھر بے روزگاری کے انتہائی تکلیف دہ اور صبر آزما ریگزاروں سے گذرے اور یہ وہی ریگزار ہوتے ہیں جہاں چھوٹے ہوئے قدموں کے پیچھے زمین دوڑنے لگتی ہے۔

اپنے ہم عصر اخبار نویسوں میں پرویز چشتی سب سے زیادہ بذلہ سنج اور حاضر دماغ صحافی تھے کسی خبر کی جہات انہیں سوجھتی تھی اور کسی کو نہیں سوجھتی تھی۔ پرویز چشتی بہت اچھے شاعر بھی تھے اور ان کی شاعری کے مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ بہت سی فلموں کے گیت بھی لکھے مگر انہیں اپنے اس ہنر کو فروخت کرنا اور اس ہنر کا بھاؤ لگانا نہ آیا۔ وحشت کا شعر ہے۔

شرمندہ کیا جوہر بالغ نظری نے
اس جنس کو بازار میں پوچھا نہ کسی نے

اور یہ شعر پرویز چشتی پر صادق آتا ہے کیونکہ انہیں بھی اس کی بالغ نظری نے ہی شرمندہ کئے رکھا۔ بالغ نظری کی

جس نے کرہ مختلف اداروں کی سیڑھیاں چڑھتا اور وہاں اپنے چند لطیفے چند جملے چھوڑ کر شرمندہ ہو کر واپس آ جاتا۔

ایک صورت حالات ایسی ہوتی ہے جس میں حرام خوروں کا مقابلہ ہاتھوں سے ہو جاتا ہے۔ رپورٹروں کے مقابلے میں سکینڈل باز آ جاتے ہیں۔ اداکاروں کو مسخروں سے مات پڑ جاتا ہے۔ سنجیدگی مسخرہ کا نشانہ بن جاتی ہے اور شاعروں کو تک بندوں کی محفلوں میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ کچھ ایسے ہی حالات ہیں جن میں پرویز چشتی نے اپنے آخری سال گذارے اپنا ہنر محفلوں کو "زعفران زار" بنانے میں ضائع کیا۔ جیسے کہ لوگوں کو خوش کر سکے انہیں بھی خوشیاں مل جائیں گے۔ جیسے ہنستے چہروں کے درمیان وہ اپنے غم بھول سکیں گے۔

ایک بار ان سے امر تا پریتم کی شاعری کی بات ہو رہی تھی ایک شعر انہیں بہت پسند آیا۔

سپنوں دا اک تھان اُنیا
گز کو کپڑا پاڑ لیا ہے
عمر دی چولی سی لئی

مطلب کہ ہم سپنوں کے تھان بنتے ہیں اور اس میں سے ایک گز کپڑا پھاڑ کر ایک چولی بنتے ہیں اور اس میں پوری زندگی گزار دیتے ہیں۔ پرویز چشتی نے کہا "عمر

کی چولی بھی نہیں سیتے۔ سپنوں کے تھان میں بعض اوقات کفن ہی بنتا ہے اور بعض اوقات کفن بھی نہیں بنتا۔

پرویز چشتی جب فوت ہوئے تو ان کا اپنا کوئی اخبار نہیں تھا۔ اگر ہوتا تو پتہ چلتا کہ وہ فوت ہوئے ہیں یا صرف بے ہوش ہوئے ہیں۔

"جنگ" لاہور کے نئے دفتر کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ پتہ چلا بابا پرویز چشتی کا سفر ختم ہو گیا ہے۔

ایک لمحہ کے لئے سیڑھیوں پر رک گیا اور اس ایک لمحہ میں بابا پرویز چشتی ہی کی ایک بات یاد آ گئی۔

ایک بہت ہی بڑے زمیندار نے اپنے ایک مزارعہ کی کسی بات پر خوش ہو کر اسے پیش کش کی کہ کل صبح جب سورج کی طشتری کا ایک کونہ افق مشرق سے نمودار ہو تو وہ دوڑنا شروع کر دے اور اس وقت تک دوڑتا رہے جب تک سورج کی طشتری کا کونہ افق مغرب میں ڈوب نہ جائے اس طرح وہ جتنے کھیت عبور کرے گا وہ سب اس کی ملکیت بن جائیں گے۔

اس انتہائی فیاضانہ پیش کش پر مزارعہ کی بھوک پیاس غائب ہو گئی اور رات کی نیند بھی اڑ گئی وہ خالی پیٹ رات بھر اپنے روشن مستقبل کے خواب دیکھتا رہا۔ جاگتی آنکھوں سے خواب بنتا رہا' بنتا رہا اور بنتا رہا اور صبح ہو گئی۔ صبح کاذب جب صبح صادق میں تبدیل ہونے لگی تو اس نے دوڑ کی تیاری شروع کر دی۔

سورج کی طشتری کا کونہ افق مشرق سے نمودار ہوا تو اس نے سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا۔ دوڑتے دوڑتے دھوپ نکل آئی پہلے ہلکی پھر تیز اور پھر بہت تیز۔ پہلا پہر دوسرے پہر سے جا ملا' دوسرا تیسرے پہر سے۔ دوڑنے والے کا پہلے سانس پھولا' پھر قدم پھولے اور پھر صرف دوڑ رہ گئی پھر پھولے ہوئے قدموں کے نیچے زمین دوڑنے لگی سورج نے مغرب کا رخ کیا تو اندھیرا چھانے لگا۔ سورج افق میں اترنے لگا تو دوڑ اور زیادہ تیز ہو گئی۔ سورج کی طشتری کا آخری کونہ مغرب میں ڈوبا تو وہ مزارعہ گر پڑا اور گرتے ہی جان دے دی اور وہ جو اس کے ساتھ جیپوں اور کاروں اور گاڑیوں میں سفر کر رہے تھے وہ سمجھ گئے کہ اس مزارعہ کی کیا ضرورت تھی چنانچہ ہے اس کی مطلوبہ دو گز زمین فراہم کر دی گئی کہ صبح سے شام تک اس نے اتنا ہی سفر کیا تھا۔

پرویز چشتی سے یہ کہانی سننے کے بعد میں نے آپ کو ان کے تمام ساتھیوں کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کی اسی دوڑ میں مصروف دیکھا۔ ہم میں سے پیچھے جو تھک میں ستانے کے لئے بیٹھ گئے۔ پرویز چشتی کی یہ دوڑ ۵۵ برس قبل امرتسر کی نواحی بستی ولہ ویرکے سے شروع ہوئی تھی اور لاہور کے میانی صاحب پر ختم

> ### اقتباس
>
> ### اسلامی ادب
>
> ایک ایسا ادیب جو اسلام کے پیش کردہ حقائق کو درست سمجھتا ہو، معاشرت، معیشت، تمدن، سیاست وغیرہ کے اسلامی اصولوں پر ایمان رکھتا ہو وہ جب کبھی اپنی ادبی صلاحیتوں کو استعمال کرے گا تو لامحالہ ادب اور کوشش کرے گا وہ کچھ تخلیق کرے گا وہ اسلامی ادب ہو گا۔ اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ ادیب کو اسلام اور غیر اسلام سے غیر متعلق ہونا چاہیئے وہ دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہے کہ ادیب کو غیر مسلم ہونا چاہیئے اور جس چیز کی بازار میں مانگ دیکھے اسے پیش کر دینا چاہیئے لیکن اگر اسے پیشہ ور ہونے کے بجائے مخلص ہونا چاہیئے تو وہ لامحالہ کا نرا دادیب ہو گا یا اسلامی ادیب کو جنم دے گا۔
>
> ——— سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

Ontario

GOVERNMENT OF ONTARIO
POLICY STATEMENT ON RACE RELATIONS

حکومت انٹاریو سمجھتی ہے کہ سوسائٹی میں مساوات قائم کرنا ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ حکومت باہمت اور جرأت مندانہ لیڈر شپ کو اس پالیسی کا لازمی حصہ سمجھتی ہے۔

حکومت انٹاریو کئی سالوں سے اس صوبہ میں ملٹی کلچرل اور ملی جلی سوسائٹی کے قیام میں کوشاں رہی ہے۔ اس پالیسی سے انٹاریو کے ہر فرد کو فائدہ پہنچا ہے۔

لیکن اس ملٹی کلچرل سوسائٹی میں نسلی تعصب سے بدمزگی بھی پیدا ہوتی ہے۔

اس لئے حکومت ایک بار پھر اپنی پالیسی کو دوہرا رہی ہے

۱۔ انٹاریو میں کسی قسم کا نسلی امتیاز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ انٹاریو کے ہر فرد کو کام کاج سیر و تفریح کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔

۳۔ کسی ایک گروہ کی نسلی و جغرافیائی برتری کا احساس سائنسی و اخلاقی اقدار کے منافی ہے

۴۔ حکومت نسلی مساوات کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے گی

۵۔ نسلی امتیاز کے انٹاریو انسانی حقوق لاگو ہوں گے اور حکومت مناسب وقت پہ نئی پالیسیاں مرتب کرے گی۔

۶۔ نسلی امتیاز سے پیدا ہونے والے جرائم کا سختی سے مقابلہ کیا جائے گا۔

حکومت انٹاریو آپ سے اپیل کرتی ہے کہ آپ اس صوبے کے ہر فرد کو سوسائٹی میں مساوی مواقع میسر کرنے کی کوشش کریں

تاکہ ہم سب مل کر اپنے معاشرے کی بھلائی کے لئے کام کریں

WILLIAM G. DAVIS
PREMIER

R. ROY McMURTRY
ATTORNEY GENERAL

RUSSELL H. RAMSAY
MINISTER OF LABOUR

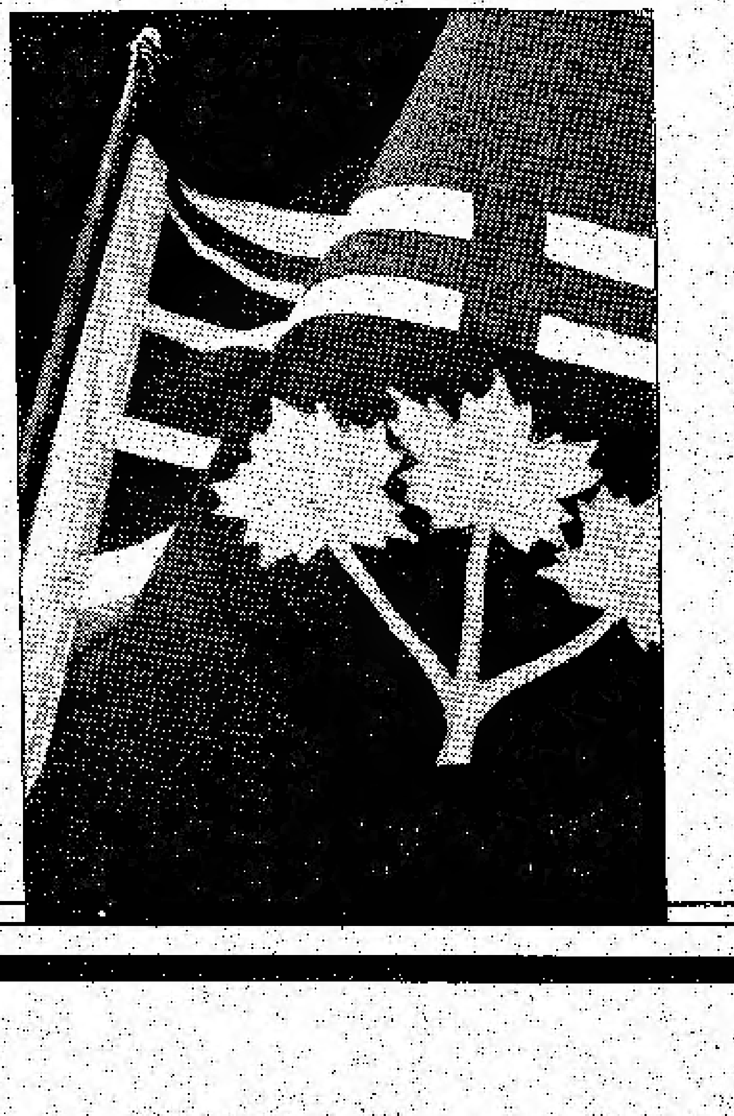

فلسطینی بچے کے لئے لوری

مت رو بچے
رو رو کے ابھی
تیری امی کی آنکھ لگی ہے
مت رو بچے
کچھ ہی پہلے
تیرے ابا نے
اپنے غم سے رخصت لی ہے
مت رو بچے
تیرا بھائی
اپنے خواب کی تتلی پیچھے
دور کہیں پردیس گیا ہے
مت رو بچے
تیرے آنگن میں
مردہ سورج نہلا کے گئے ہیں
چندرما دفنا کے گئے ہیں
مت رو بچے
امی، ابا، باجی، بھائی
چاند اور سورج
رو گے تو اور بھی تجھ کو رلائیں گے
مسکاؤ گے تو شاید
سارے اک دن بھیس بدل کر
تجھ سے کھیلنے لوٹ آئیں گے

فیض احمد فیض
بیروت ۸۱ء

سلسلۂ ہدایت

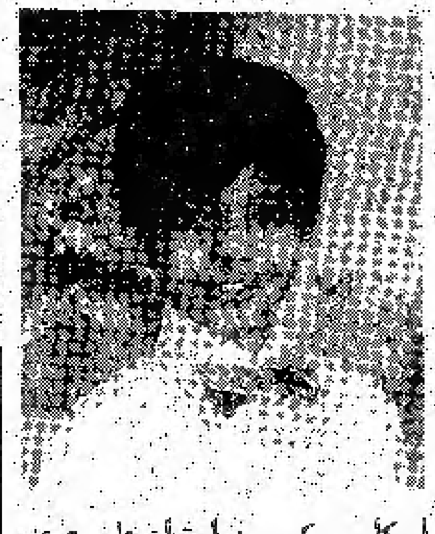

اسکاربورو کے سید امتیاز علی عرف پرویز ولد سید محمود علی عمر دس سال نے ۱۹ ستمبر ۱۹۸۲ بمطابق یکم ذیقعد کو قرآن پاک کا پہلا دور ختم کیا ہے ـ سید امتیاز علی اب دوسرے دور میں ہیں ـ

★

نوٹ: جن قارئین کے بچوں نے کلامِ پاک ختم کر لیا ہے وہ ان کی تصویر مع نام عمر اور جگہ کی صراحت کے ساتھ "الصلال" میں اشاعت کے لیے بھیج سکتے ہیں۔ اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و جذبہ پیدا کرنا ہے ـ (ادارہ)

پاکستان نے پہلے کرکٹ ٹیسٹ میں آسٹریلیا کو ۹ وکٹ سے ہرا دیا

اسپنر عبدالقادر کو مین آف دی میچ کا اعزاز

آسٹریلوی ٹیم پاکستانی بولروں کے سامنے بے بس ہو گئی ' فالو آن کا سامنا

عبدالقادر اور عمران خان کی تباہ کن بولنگ ' قادر نے چار وکٹیں لیں

جہانگیر خان نے آسٹریلین اوپن

اداریۂ خصوصی صفحہ ۵ سے آگے

بچوں اور عورتوں کی سربریدہ و برہنہ دریدہ لاشوں سے اپنی خون آشامی کا آغاز کیا تھا اور اپنی درندگی کا صلہ وصول کرتے کرتے وزیر اعظم کے عہدے تک پہنچ چکا تھا آج وہ بھی اپنے نصرانی آقاؤں اور صیہونی بھائیوں سے سرعام داد لینے میں ناکام ہو رہا تھا ـ مشاق آقاؤں کا پالتو اپنے آقاؤں کی ڈھیل سے پاگل پن کی انتہا پہ پہنچ کر ان کی بدنامی کا باعث بن گیا تھا ـ اس کارنامہ کا سب سے بڑا مرعی شیرون بھی اپنی سر ایسی موٹی گردن میں بل لانے پہ مجبور ہوا اور پارلیمنٹ میں حکومت کے دوسرے دعویداروں سابقہ وزرائے اعظم شمعون پیرس اور اسحاق رابن کی تنقید کے جواب میں ان کو چھ سال پہلے ان کی زیر کمان یہودی افواج کی نگرانی و شراکت میں تل الزعتر کیمپ میں ہزاروں فلسطینی عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کا طعنہ دے رہا تھا ـ

لیکن عرفات ـ یاسر عرفات خود کو فلسطینی قوم کا باپ کہلوانے والا عرفات اپنے بچوں کی بربادی کا سارا الزام امریکہ کی بدعہدی پر رکھ کر اپنے فرض سے فارغ ہو رہا تھا ـ "عرفات" مظلوموں بے سہاروں بے کسوں اور بیچاروں کے قائد عرفات ؟ ایسے عفریت

کاش تم جان لو کہ قوموں کی سربراہی بریژنیف کے پاؤں چاٹ کر فہد ایسے خواجہ سرا کا منہ چوم کر یا ریگن ایسے بد کردار اداکار کے پہلو میں بیٹھنے کی حسرت کا نام نہیں

کاش تم جان لو کہ امریکہ افغانستان میں خون مسلم رکوانے کے لئے روسی بھیڑیے کو آنکھیں دکھا نہیں سکتا تو خود لبنان میں خون مسلم بہانے پر روس سے آنکھیں چرا بھی نہیں سکتا

کاش تم جان لو کہ شاہ فہد شاہ حسن شاہ حسین اسد اور صدام جیسے خواجہ سراؤں کے طائفے کی ڈور بھی اسی ریگن و بریژنیف کے ہاتھ میں ہے کہ جن کی ایک رسی کی گانٹھ بیگن کے پٹے سے لگی ہوئی ہے

کاش تم جان لو کہ تمہارے عرب بھائیوں کو تم ایسے مجبور و مقہور کی نہیں بلکہ بیگن و شمعون اور رابن و شیرون ایسے جابر و قاہر عرب ساتھیوں کی ضرورت ہے ـ تم فہد کے پہلو میں کھڑا ہو کر اپنی ایڑیوں کے بل جتنا بھی اوپر اٹھو تم حسن و حسین جیسے شاہوں کی ہم نشینی پہ اتراتے ہوئے کتنے بھی جبڑے کھولو ـ تم ان کے برابر نہیں آسکتے ـ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو تم نے کبھی کیا ہی نہیں اب تو تم خود کو عرب ثابت کرنے میں بھی ناکام ہو گئے ہو ـ تم عرب ہوتے تو آج صیہونی و نصرانی عربوں کو ایرانی عجمیوں سے مقابلے کی بجائے خود سے نہ الجھائے ہوتے

دیکھو سنو تم سے تمہارے عرب بھائی کیا کہہ رہے ہیں

"اب پیچھے ہٹ جاؤ ـ اپنی جگہ پہ بیگن و شیرون کو آنے دو ہمیں انداز تمسخرانہ کی نہیں صیہونیوں کے سامان قاہرانہ کی ضرورت ہے ـ تم نے ہمارا بہت وقت لے لیا ـ ہٹو اور ہمیں ہمارے عربی بھائیوں عجمی ساتھیوں اور روسی و امریکی آقاؤں کے ہمراہ ہمارے اصل میدانِ جنگ میں جانے دو ـ ہمارا محاذ لبنان و فلسطین نہیں بلکہ ایران و عراق ہے ـ دیکھو ہم شاہوں شہزادوں شیخوں فوجی آمروں اور ہمارے آقاؤں کا سب سے بڑا دشمن اللہ اکبر کے نعروں کے سائے میں بڑھتا ہی چلا آ رہا ہے ـ دیکھو خادم الحرمین شریفین کا ایوانِ مقدس عجمی گونگوں کے نعرہ ہائے رستخیز کی زد میں ہے ـ دیکھو ہم خواجہ سراؤں کے محلسرا ہمارے حرم سرا ان وحشی خاک نشینوں کے خوف سے لرزاں ہیں ـ ہٹو ہمیں ہماری دولت و اسلحہ کے انبار صحیح محاذ پہ لے جانے دو ـ

بے چارہ عرفات ـ عربوں کا بھائی عرب عرفات

تم سے تمہارے یہ بھائی اور کہیں بھی کیا ؟

تم تو شائد مسلم ہسپانیہ میں بے غیرتی کے سب سے بڑے نشان عبداللہ سے بھی آگے نکل چکے ہو کہ جس نے غرناطہ کو نصرانیوں کے حوالے کرنے کے بعد شرمندگی کے دو آنسو بہا کر اپنی ماں سے یہ تو کہلوا لیا تھا کہ "جس چیز کی تم مردوں کی طرح حفاظت نہیں کر سکے اس کے چھن جانے پر عورتوں کی طرح آنسو کیوں بہا رہے ہو"

تم نے تو یہودی نصرانی اور اردنی و شامی افواج سے اپنے ہزاروں بچوں کے سر بریدہ اور بہنوں اور بیٹیوں کے بدن دریدہ کروا کے بھی آنسو بہانے کی بجائے ان کے قاتلوں کے پہلو میں ان کے برابر کھڑا ہونے کی کوشش ترک نہیں کی

اولاد کے تلووں میں چبھنے والا کانٹا باپ کے سینے میں نشتر بن کر اتر جاتا ہے ـ تمہیں تو اپنی اولاد کے سالہا سال سے بہنے والے لہو کے ساتھ اپنے دو آنسو بہانے کی بھی توفیق نہیں ہوئی

عرفات تم کیسے باپ ہو ؟

(416) 475-0149 G.A. (Rab) RABBANI

CTM CANADA LIMITED

WILL INSTALL AND SERVICE ALL TYPES OF PERIPHERALS!

- disc drives
- tape drives
- card punches
- card readers
- CPU's
- micros
- Printers
- terminals

Well qualified technical support is available.
We offer a wide range of service options.
For prompt and proper service call (416) 475-0149.

CTM CANADA LIMITED
920 Denison Street, Unit 5, Markham, Ontario L3R 3K5

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورتِ رشتہ

معزز مسلم شیعہ خاندان کے ۲۶ سالہ تعلیم یافتہ امیگرنٹ لڑکے کیلئے نیک سیرت خوبصورت مسلم لڑکی کا رشتہ درکار ہے شام ۵ بجے کے بعد اس نمبر پہ رابطہ قائم کریں
960-5647

سادات گھرانہ کی حنفی الفقہ کینیڈین شہریت کی حامل ۱۸ سالہ خوبصورت و نیک سیرت لڑکی کیلئے پروفیشنل کا رشتہ مطلوب ہے
تفصیلات کے لئے رابطہ قائم کیجئے
498-02,04

نیک سیرت و شریف النفس لڑکی جو حال ہی میں انڈیا سے بغرض تعلیم آئی ہے اور بی اے میں زیر تعلیم ہے کے لئے ایک امیگرنٹ لڑکے کا رشتہ درکار ہے مزید تفصیلات کے لئے سید محمود علی سے اس نمبر پہ رابطہ قائم کیجئے ـ
S.M.A.
180 CHESTERLE BLVD.
SCARBOROUGH ONT.
M1W 2H9
PHONE 498-0204

نمازِ جمعہ

مارکھم میں Bayview & Steeles پہ واقع مسجد و اسلامک سنٹر میں نماز جمعہ کا اہتمام کیا گیا ہے ـ مسلمان بھائیوں سے شرکت کی درخواست ہے وقت ڈیڑھ بجے دوپہر ـ

قرآنی تعلیمات

اسکاربورو میں رہنے والے مسلمان بچوں کے لئے Emily Carr Public School میں قرآن اور عربی کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے خواہشمند والدین 282-6803 پر فون کر کے مزید معلومات حاصل کریں

حفظ قرآن اور عالم بنانے کے لئے بچوں کا سکول شروع ہو چکا ہے
داخلہ یا مالی امداد کیلئے مسز خان کو فون کریں ـ ۶۹۱-۹۶۷۳

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے ـ

حکومت پیپلز پارٹی سے ملی ہوئی ہے: پروفیسر غفور

ملک دشمن عناصر کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، غنڈے دندناتے پھر رہے ہیں اور شرفا کا جینا دوبھر ہو گیا ہے

حکومت اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اسلام کا نعرہ استعمال کر رہی ہے

قوم کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو طوفان کو کوئی نہ روک سکے گا!

ملتان ——— تحریک اسلامی پاکستان کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت گزشتہ پانچ سال سے اسلام کا نام لے رہی ہے لیکن ابھی تک یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حکومت اسلام کے نفاذ میں مخلص نہیں ہے اور محض اقتدار کو طول دینے کے لئے اسلام کو نعرے کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ پروفیسر غفور احمد آج یہاں مسجد ... میں اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام منعقدہ مجلس مذاکرہ سے خطاب کر رہے تھے۔

پنجاب میں ۳ ہزار گرفتاریاں؟

ملتان ——— ملک میں غنڈہ گردی کی تحریک ...
ڈاکہ زنی اور دہشت گردی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیش نظر صوبہ پنجاب میں بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور اس سلسلے میں صدر نے خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔ جن افراد کو گرفتار کیا جا رہا ہے ... کی وارداتوں میں ملوث ہیں ... پولیس کو اس بات کی امید ہے کہ اس سے نہ صرف دہشت گردی، ڈاکہ زنی ... کی وارداتوں میں کمی ہو گی ...

بیروت میں مہاجرین کے قتل عام پر پاکستان میں غم و غصہ

ملک بھر میں ایک گھنٹہ کام معطل

اسلام آباد ——— بیروت میں نہتے فلسطینی مہاجرین کے بہیمانہ قتل عام کے خلاف غم و غصہ و احتجاج کے اظہار کے لئے ...

آزاد کشمیر میں بحالی جمہوریت کی تحریک جاری رہے گی

سعودی عرب اور برطانیہ میں ۲ کروڑ پونڈ کا خفیہ فوجی سودا

سعودی نیشنل گارڈز کیلئے فوجی مواصلاتی رابطے کی تنصیبات برطانیہ کرے گا

لندن ——— برطانیہ اور سعودی عرب کے درمیان ایک خفیہ فوجی سودا ہوا ہے جس کے تحت برطانیہ سعودی عرب کے ... نیشنل گارڈ کے لئے خفیہ فوجی مواصلاتی رابطے کی تنصیبات کرے گا ...

شاہ کباب نہ ویکھے تے کی ویکھے؟

حلال گوشت سے تیار شدہ گرما گرم ذائقہ دار
لذیذ کباب، چکن تکہ اور

کڑاہی گوشت | پلاؤ | بریانی

اس کے علاوہ نفیس مٹھائیاں

MANZIL RESTAURANT
Sweets & Snacks
1431 GERRARD ST. EAST TORONTO, ONT.
Tel. 466-5824
KHALID BUKHARI & BROTHERS

عراق و ایران کی جنگ پورے علاقے میں پھیل جانے کا خطرہ

سوڈان نے ایران کے خلاف فوجیں بھیجنے کا اعلان کر دیا

یہ فیصلہ عرب سربراہوں کی کانفرنس کی روشنی میں کیا گیا ہے

مقامی کونسلوں کے انتخابات اگلے سال ضرور ہوں گے: جنرل ضیاء الحق

روس اور پاکستان کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں، نیاز نائیک کا دورہ ماسکو دونوں ملکوں کے درمیان سالانہ مذاکرات کے سلسلے میں تھا

افغان باشندوں کو اپنی مرضی کی حکومت منتخب کرنے کا حق ملنا چاہیئے

پاکستان افغان مسئلے کا پرامن حل چاہتا ہے

پشاور ——— پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق نے کہا ہے کہ ان کی حکومت افغان مہاجرین کے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے کوشاں ہے ...

"پیپلز پارٹی میں کوئی انتشار نہیں میں صرف علاج کیلئے یورپ جاؤں گی"

میرا لیبیا، برطانیہ یا امریکہ جانے کا کوئی پروگرام نہیں: بیگم نصرت بھٹو کا انٹرویو

بیگم بھٹو کو کینسر ہو گیا ہے۔ لاہور کے ایک پنجابی جریدے کی رپورٹ

کراچی ——— پیپلز پارٹی کی لیڈر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ انہوں نے بیرون ملک علاج کے لئے حکومت پاکستان سے اجازت مانگی تھی ...

Please Visit For
Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں
نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں
ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دکان

AFRO ASIAN
918 PAPE AVENUE
TORONTO
PHONE: 463-1287

جیتی جاگتی زندگی ۔ شش فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

شوہر کی گرل فرینڈ ۔ جی کا جنجال

دو سال قبل مجھے پتہ چلا کہ میرے شوہر ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ گھومتے ہیں۔ وہ لڑکی فرانسیسی تھی اور دیکھنے میں واقعی بہت خوبصورت تھی۔ وہ انہی کے دفتر میں کام کرتی تھی۔ کچھ عرصہ قبل وہ فرانس واپس چلی گئی۔ لیکن اس سے پہلے ہی ان کا افیئر ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔ میرے شوہر کا یہ پہلا افیئر نہ تھا۔ آئے دن وہ چکر چلاتے رہتے ہیں۔ اور وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ پہلے پہل میں کافی پریشان ہوتی تھی۔ پھر ایک دوست نے سمجھایا کہ وہ دل کے برے نہیں ہیں۔ تمہیں عمر بھر سکھی رکھیں گے۔ لیکن اس ایک عادت سے مجبور ہیں۔

میں نے اس بارے میں کبھی کرید نہیں کی۔ لیکن یہ فرانسیسی لڑکی میرے ذہن سے نہیں نکلتی۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ جا چکی ہے۔ پھر بھی اس کا چہرہ بار بار سامنے آ جاتا ہے۔ میں اس بارے میں اپنے شوہر سے بات کر کے دل کا غبار نکالنا چاہتی ہوں۔ لیکن وہ اس پر کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتے ہیں اندر ہی اندر کڑھتی رہتی ہوں۔ کبھی ایسا لگتا ہے جیسے میں اپنے شوہر سے نفرت کرنے لگی ہوں اور یہاں سے کہیں دور بھاگ جانا چاہتی ہوں۔

ف۔ بشریٰ۔

آپ کی بات صحیح ہے کہ جب تک آپ اپنے دل کا غبار اپنے شوہر کے سامنے نہیں اتاریں گی دونوں کے درمیان مخاصمت کا رشتہ مزید ہوتا چلا جائے گا۔ دراصل آپ اپنے شوہر سے اقرار محبت کا اعادہ چاہتی ہیں۔ وہ آپ کو اپنے منہ سے کہیں کہ وہ لڑکی چلی گئی ہے۔ وہ اب اس ملک سے ہی نہیں میرے دل اور میری زندگی سے بھی نکل گئی ہے۔ وہ محبت سے کہیں کم، مکمل رہی نا تم۔ اور سے پیتو۔ اس گھر کی مالکن صرف تم ہو اور تم ہی رہو گی۔

ویسے جو کچھ آپ نے اپنے میاں سے کہنا ہے وہ اس خط میں ہی لکھ دیا ہوتا میرا اندازہ یہی ہے کہ اس لڑکی کی جڑ جسمی جاتی اور حسن کے سامنے آپ کو احساس کمتری ہونے لگا ہے۔ پہلی محبتوں کو یا تو آپ نے دیکھا نہ تھا۔ یا آپ ان کا کوئی نقص ڈھونڈ لیتی تھیں کہ کچھ بھی سہی ہم سا کوئی نہیں۔

خیر چلو لو الیں۔ ارے بابا اب تو وہ چلی گئی ہے۔ کب تک لکیر پیٹو گی۔

ذمہ داریوں کا خوف

میرے والدین انتقال کر چکے ہیں صرف ایک بھائی ہے وہ سعودی عرب میں مقیم ہے چند سال قبل میری منگنی ایک لڑکی سے ہو چکی ہے یہ رشتہ والدین نے اپنی زندگی میں کیا تھا۔

کچھ عرصے سے مجھے دن بدن کمزوری اور نقاہت سی محسوس ہوتی ہے جسم لاغر ہوتا چلا جا رہا ہے کافی علاج بھی کروایا لیکن آرام نہیں ہوا اس وجہ سے میری نفسیاتی خواہش مر چکی ہے اور میں خود کو کسی قابل نہیں سمجھتا۔

لڑکی کے والدین کا اصرار ہے کہ جلد شادی کر لوں پہلے تو میں انہیں بہانے بنا کر ٹالتا رہا لیکن وہ مسلسل تقاضا کرتے رہے ایک دن میں نے لڑکی کو خود اپنی حالت بتائی سب کی پہلے تو وہ مذاق سمجھی پھر جب میں نے سنجیدگی سے کہا تو مان گئی۔ لیکن وہ یہ کہتی ہے کہ یہ میری زندگی اور خاندان کی عزت کا سوال ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ اس کی زندگی خراب ہو اور ادھر

جا سکتی ہے کہ اگر تم نے میرے ساتھ شادی نہ کی تو میں خودکشی کر لوں گی۔

ہ۔ ک۔

آپ نے اپنی بیماری کا ذکر کیا ہے لیکن بیماری کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ سوائے اس کے کہ آپ کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہر طرح کی طبی کمزوری کی تشخیص ڈاکٹری معائنے کے بغیر ممکن نہیں اور آپ نے اپنے خط میں کہیں یہ اشارہ تک نہیں کیا آپ اپنا علاج کروا رہے ہیں یا کسی ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ کیا ہے۔

اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ دراصل شادی کے بعد کی ذمہ داریوں سے گھبرا رہے ہیں۔ اس کی بہت سی وجوہ ہیں، مثلاً والدین کا انتقال کر جانا کسی قریبی عزیز کا پاس نہ ہونا، پھر ممکن ہے آپ کی عام صحت ٹھیک نہ ہو۔ ان حالات میں جذبات سے عاری ہو جانا ممکن ہے۔

لیکن آپ خوشگوار مستقبل میں یقین رکھتے ہیں تو کھویا ہوا اعتماد واپس بھی آ سکتا ہے آپ کی ہونے والی بیوی کا التفات اور محبت آپ کو نارمل شخص بنا سکتی ہے اس کے ساتھ آپ پڑا باقاعدہ علاج کروائیں۔ سب سے پہلے تو یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آپ کس وجہ سے کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ خود کو مالیت جہنم میں جھونکنے سے کوئی فائدہ نہیں آپ کسی فزیشن کی بجائے سائیکاٹرسٹ سے مشورہ کریں۔ وہ آپ کی ذہنی کیفیت کی اصل وجہ معلوم کر کے مناسب علاج تجویز کر سکے گا۔

بہن بھائیوں کی تلاش

میری ایک عادت ہے کہ جو لڑکی یا لڑکا اچھا لگے تو میں چاہتا ہوں اسے بہن یا بھائی بنا لوں۔

ایک دن میں نے ایک لڑکی کو اسکول جاتے دیکھ لیا وہ میری آنکھوں کو اچھی لگی اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اسے اپنی بہن بنا لوں۔ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس وقت ایک اور لڑکی میری بہن بنی ہوئی ہے۔

اب میں نے دوسری لڑکی کا تعاقب شروع کر دیا آہستہ آہستہ مجھے اس کا نام اور اس کے گھر کا پتہ معلوم ہو گیا میں نے اسے کئی خط لکھے لیکن وہ میری بات ہی نہیں سنتی میں چاہتا ہوں کسی طرح وہ میری بہن بن جائے۔

(ظ۔ م۔ لندن)

بات دراصل یہ ہے کہ لڑکیاں بڑی چالاک ہو گئی ہیں وہ یہ سمجھتی ہیں کہ غیر لڑکیوں کو بہن بنانے والے بڑے بد نیت ہوتے ہیں انہیں یہ تربیت دی گئی تھی لڑکیوں کو اپنی بہن سمجھنا اب یہ ہر لڑکی کو بہن بنا کر اس سے عشق لڑاتے ہیں۔

آپ بھلا دوستی کے لفظ سے اتنے خوفزدہ کیوں ہیں لڑکیوں سے تعلق بڑھانے کے لئے انہیں بہن بھائی بناتے ہیں، خدا جانے آپ کی اس حرکت کے پیچھے کونسی نفسیاتی خواہش پوشیدہ ہے، لڑکیوں سے دوستی تو خیر آپ کے بس میں نہیں کیونکہ آپ کو صحت مند دوستی کا علم نہیں لیکن اپنے ہم عمر لڑکوں کو بھائی بنانے کی بجائے حقیقی دوست بنائیں، دوستی کا رشتہ بہت دلچسپ ہوتا ہے دوست کی رفاقت میں اچھے اچھے مشاغل میں شرکت کریں۔ ایک دوسرے کی دلچسپیاں معلوم کریں وہ کس قسم کی کتابیں پڑھتا ہے اسے کیسی فلمیں پسند ہیں اس سے بھی اچھی تجویز ہے کہ کرکٹ وقت گزاری کے لئے ایسی باتیں ذہن کی تربیت بھی کرتی ہیں اور یہ شغل لڑکیوں کے تعاقب کرنے اور ان کا نام پتہ معلوم کرنے میں وقت ضائع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

کوئی اپنا نہیں

اگر میں اپنی پوری کہانی سناؤں تو شاید آپ کاغل بھی ختم ہو جائے، لہٰذا آپ اسے کوئی عشق و محبت کا چکر نہ سمجھیں، میری عمر بیس سال ہے لیکن حالات

سکے ہاتھوں میں قبل از وقت پختہ ذہن ہو گیا ہوں ویسے بھی میں اس ڈھب کا آدمی نہیں ہوں، حالات نے اتنی مہلت ہی نہیں دی

کبھی موقع ملا تو آپ سے مل کر ساری بات کہوں گا۔ میں کبھی کسی سے کچھ نہیں کہہ سکا ماں باپ بہن بھائیوں کے ہوتے ہوئے بھی کسی سے دل کا حال نہ کہہ سکا۔ یہ قصہ بہار سے مدھول کا ہے آج دل بھر آیا تو یہ الفاظ بے ساختہ کاغذ پر منتقل ہوتے گئے۔ اچھا تو یہ حال ہے کہ عید کارڈ خرید کر سوچتے ہیں کہ کس کو بھیجیں۔

ع۔ ف۔

شاید آپ کو علم نہیں کہ ایسے بے شمار لوگ ہیں جو عید کارڈ خریدتے ہی نہیں اور ایسے مبارک موقعے پر کسی کو تہنیتی پیغام بھیجنے کے حق میں ہی نہیں یہ لوگ انسانی رشتوں کو مضبوط کرنے کی کوشش نہیں کرتے جیسے وہ اکیلے گذر بسر کر سکتے ہیں انہیں کسی کی ضرورت نہیں ان کے جذبات سرد ہو چکے ہوتے ہیں محبت کیونکر ان کے پاس کسی کے لئے شکر گزاری کا ایک لفظ بھی نہیں ہوتا۔

ان ساری باتوں کو دیکھنے سے میری رائے یہ ہے کہ آپ کا عید کارڈ خریدنا یقیناً ایک بہتر بات ہے اگر آپ اپنے آپ میں الجھے ہوئے نہ ہوتے تو انسانی رشتوں کی اہمیت بھی آپ کی سمجھ میں آ جاتی پھر کارڈ خرید کر آپ کو یہ سوچنے کی ضرورت نہ ہوتی کہ اسے کس کس کے نام بھیجا جائے۔ بلکہ آپ یہ سوچ کر بازار جاتے کہ کس کس کے لئے کتنے کارڈ خریدنے ہیں!

آپ کو اگر آنے کا موقع ملے تو ضرور بیٹے گا اگر فی الحال اس کا امکان نہ ہو تو خط میں کچھ تو لکھیں کہ آخر وہ کونسے حالات ہیں جن کی وجہ سے آپ اپنی عمر سے زیادہ پختہ ذہن ہو گئے ہیں، والدین اور بہن بھائیوں کے ہوتے ہوئے آپ خود کو تنہا کیوں محسوس کرتے ہیں۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

اپنی توقعات نے

دھوکہ دیا ہمیں

ہم چھ بہن بھائی ہیں یعنی چار بہنیں اور دو بھائی ایک بھائی مجھ سے بڑا ہے، پھر چار بہنیں ہیں اور دوسرا بھائی سب سے چھوٹا ہے،

ہمارا بڑا بھائی ہمیں بہت پریشان کرتا ہے وہ نکھٹو ہے اس نے گذشتہ بار صرف اس لئے امتحان نہیں دیا کہ اس کی تیاری مکمل نہ تھی وہ سب سے لڑتا ہے اور سب کو ستاتا ہے ہماری ساری امیدیں اس بھائی سے وابستہ ہیں مگر اسے پرواہ نہیں، ہم سب اس کی وجہ سے بہت پریشان ہیں والد صاحب نے اسے پیار سے بھی سمجھایا خفا ہوئے اور مارا پیٹا بھی مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا بتائیے ہم کیا کریں جلدی جواب دیجئے گا۔ بہتر اس کے کہ والد صاحب اسے دوسرے شہر بھیج دیں۔

بقیہ

وہ ایک مصرعہ ہے نا کہ

اپنی توقعات نے دھوکہ دیا ہمیں۔

یہی سوال آپ کا ہے آپ یہی کریں کہ بھائی کے ساتھ جا امیدیں اور توقعات وابستہ کر چھوڑی تھیں، انہیں دل سے نکال دیں، سوچا ہو گا نا کہ بھائی پڑھے گا، لکھے گا، بنے گا نواب لیکن یہ اس کے بس میں نہیں تو آپ سب کیوں پریشان ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اسے سائنس کے مضامین

میں دلچسپی نہ ہو آپ سب نے اس کا فطری رجحان سمجھنے کی بجائے اس پر اپنی مرضی کے مضامین ٹھونس دئیے اس سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے وہ ہر وقت امتحان کی تیاری کیوں نہیں کر پاتا اگر سائنس

پڑھنا اس کے بس میں نہیں تو آرٹس کے مضامین لے لے۔

آپ کے والد اسے دوسرے شہر بھیجنا چاہتے ہیں تو اسے جانے دیں شاید اسی طرح اس کی اصلاح ہو جائے، ویسے آپ سب اس کا پیچھا چھوڑ دیں، تو بھی اس کا رویہ بہتر ہو سکتا ہے، ممکن ہو تو اسے ترغیب دیں کہ مجھے وہ ایک تفصیلی خط لکھے، یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے موجودہ رویئے کا جواز خود اس کے نزدیک کیا ہے

تصور پرستی

ہم دو بہن بھائی ہیں، بھائی بلجیم گیا ہوا ہے میرے چہرے کی رنگت ایسی ہے جیسے دودھ میں شہد۔

والدین میری شادی جلد کرنا چاہتے ہیں جبکہ میں چاہتی ہوں کہ پہلے تعلیم مکمل کر لوں۔ ہر لڑکی مجھے اپنی سہیلی بنانے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ میں نے آج تک کسی لڑکے کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

دراصل امی جان میری شادی اپنے بھانجے کے ساتھ کرنا چاہتی ہیں۔ وہ گورنمنٹ میں ہے لیکن اس کا رنگ کالا سیاہ ہے۔ مجھے وہ ہرگز پسند نہیں، اس کا نام سن کر مجھے غصہ آ جاتا ہے۔ میرا بھائی بھی اس رشتے کے حق میں نہیں ہے۔

میں اپنا آئیڈیل کہاں سے لاؤں۔ ہر لڑکی کی طرح میری بھی آرزو ہے کہ میرا شوہر ہینڈسم کا صاحب مند شخص ہو۔ اس کے پاس نئے

ماڈل کی کار اور خوبصورت بنگلہ ہو معاشرے میں اچھا مقام رکھتا ہو۔ اچھے ذوق کا مالک ہو لیکن کبھی کبھی مجھے اپنے یہ سپنے ادھورے لگتے ہیں۔ باجی پلیز آپ میرے لئے ایسا شخص ڈھونڈ کر میری شادی کروا دیں۔

خدانخواستہ میری شادی زبردستی خالہ زاد سے کر دی گئی تو میں زہر کھا کر جان دے دوں گی۔

ش۔ ح

ہرگز ایسی غلطی نہ کرنا۔ اب دیکھو نا، آخر آپ کے خالہ زاد میں سوائے کالے رنگ کے کوئی کمی نہیں۔ کیونکہ یہی وہ شخص ہے جو نئے ماڈل کی کار خرید سکتا ہے اور خوبصورت بنگلہ بنوا سکتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ معاشرے میں اس کا ایک مقام ہونا چاہئیے تو ہمارے ہاں کا عام رجحان یہی ہے کہ جس کے پاس پیسہ ہے اسی کی عزت کی جاتی ہے۔ اسی کو سلام کیا جاتا ہے۔ جب جیب میں پیسے ہوں تو ذوق بھی اچھا ہو جاتا ہے۔

یا تو مجھے بتاؤ کہ خالہ زاد میں فلاں برائی ہے۔ وہ ایسا ہے ویسا ہے ورنہ صرف کالے رنگ سے سارے نمبر نہیں کٹ سکتے تمہارے آئیڈیل کے خدوخال بڑے عام ہیں ایسے لڑکے مل جاتے ہیں، لیکن ضروری نہیں کہ چھ فٹ لمبے لڑکے کے پاس تمہاری دوسری شرائط پوری کرنے کی صلاحیت بھی ہو۔ اگر آپ کے ابا تک میری رسائی ہو تو ان سے گذارش کروں کہ آپ فی الحال یہ ارادہ ترک کر دیں اور آپ کو اپنے تخیل کی سحر انگیزیوں سے لطف اندوز ہونے دیں ایسی تصویر پرستی کی یہی تو عمر ہوتی ہے۔ عمر بڑھے گی تو کنکری کے یہ جالے ٹوٹنے لگیں گے۔ پھر ہر شے صاف اور واضح دکھائی دینے لگے گی۔ اس عمر میں حقیقت پسندی آ جاتی ہے۔ پھر لڑکیاں سوچتی ہیں کیا ہوا اس کا رنگ کالا ہے۔ دل کا تو اچھا ہے۔ کماؤ بھی ہے۔

SIGMA TRAVEL SERVICE

783 LAWRENCE AVE., WEST,
TORONTO, ONTARIO
CANADA, M6A 1C2

IATA

(416) 789-4547

Sigma Travel Service

جدہ ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ لندن ۔ بمبئی ۔ دہلی ۔ ڈھاکہ

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL

1240 BAY STREET
TORONTO, ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8348 / 960-8475

منتخب کہانی ——— آثم مرزا

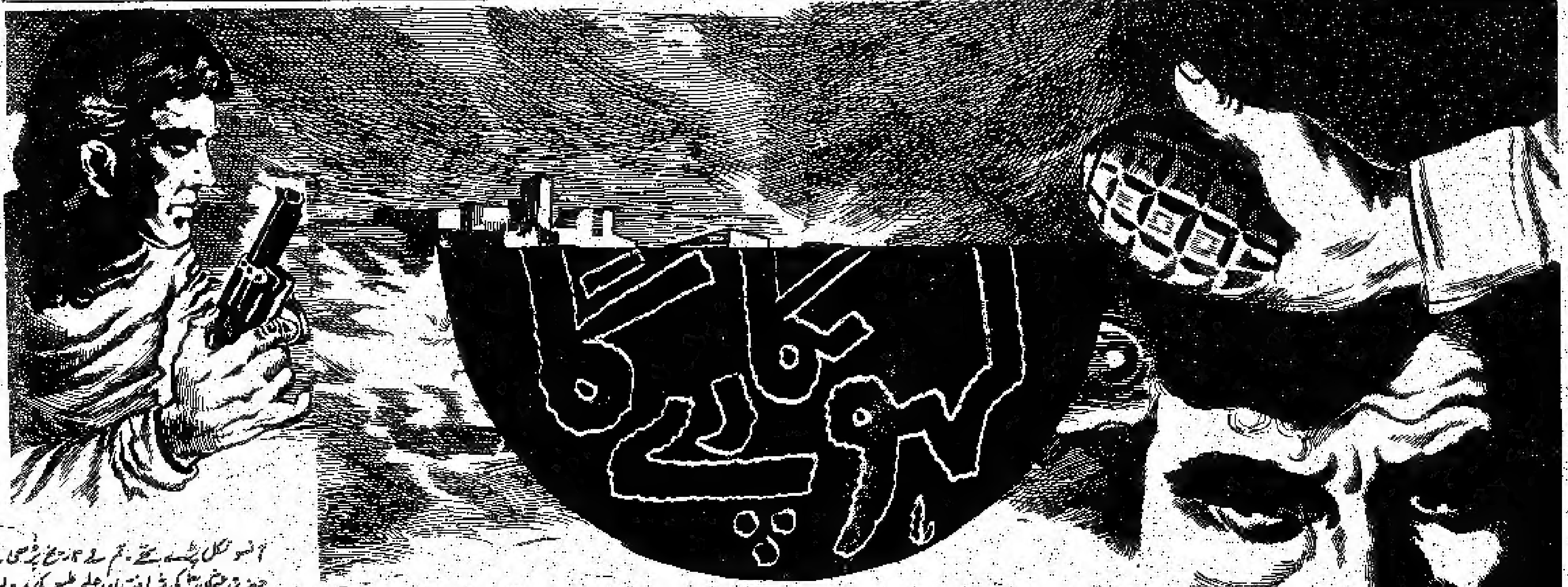

لہو پکارے گا

تو سو سکل پٹ سے تھے۔ تم سے ہم نے تاریخ پڑھی ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شرافت اور حلیم طبع کی بدولت باغیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے اس کے دروازے پر آلِ رسولؐ کے شہزادے پہرہ دے رہے تھے۔ اور باغی پچھواڑے کی دیوار پھاند کر اندر گھس آئے۔ کیا آج بھی عثمان کے ساتھ ویسا ہی المیہ پیش نہیں آیا؟"

"سر آپ بنگال کی بات کریں۔ ہم بیمار بھائیوں کو نہیں جانتے۔"

"کیا سراج الدولہ کا انجام بنگال کی تاریخ کا ایک خونی باب نہیں؟ ہم سب فریب خوردہ ہیں۔ اگر حقیقت پسندی سے کام لو تو تمہیں سیکھنا پڑا اور بوڑھی گنگا، نہر فرات کی شاخیں نظر آئیں گی۔ فرات کے کنارے تیر برسانے والے کون تھے؟ مشکیزے چھلنی کرنے اور پانی پر پہرہ بٹھانے والے کون تھے؟"

"سر آپ کو آرام کرنا چاہیے آپ پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگے ہیں۔"

عثمان نے طنزاً کہا: "اگر تم صرف بنگالی ہو تو پھر تم اپنے بچوں کا نام شبر اور شبیر کیوں نہیں رکھتے۔ ایسا کرنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ ہم سب خود کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم صرف بنگالی نہیں، کچھ اور بھی ہیں۔"

"سر آپ ہماری توہین کر رہے ہیں۔ آپ تو دشمن کے ایجنٹ ہیں۔" عثمان کھلکھلا کر ہنس پڑا "ہاں مسٹر یزید تم نے مجھے پہچان لیا۔"

قادر کا خون کھولنے لگا تھا۔ اس نے اسٹین گن کندھے سے اتار کر ہاتھوں میں تھام لی۔ عثمان ایک ہیولے کی مانند دکھائی دے رہا تھا یہ ہیولا مین گیٹ کی طرف سرکنے لگا۔ قادر کی گرجدار آواز ابھری:

"بڈھے پروفیسر تو بھی ہمارے دشمنوں کی صف میں شامل ہو گیا۔" اور اس نے لبلبی دبا دی۔ فضا گولیوں کے شور سے گونج اٹھی اور بیولا دھند میں تیرنے لگا۔ اور وہ چاندنی میں تحلیل ہو گیا تھا۔ قادر بھاگ کر دیوار سے جا لگا اسے کچھ بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اسے کسی کے سرگوشیاں کرنے کی آواز سنائی دی۔ لبلبی پر شہادت کی انگلی کانپنے لگی۔ سرگوشیاں ایک گونج بن کر فضا پر محیط ہو چکی تھیں۔ اسے یوں سنائی دینے لگا جیسے پروفیسر عثمان بھاری لہجے میں کہہ رہا ہے:

"تم نے انسانیت کو قتل تو کر دیا لیکن اس کے خون کی مہک قتل نہیں کر سکتے۔ اس کے لہو کی شکوہ کر نہیں بہا سکتے۔ اس کے لیے کی جنگ [illegible] گا۔ [illegible] اس کا دشمن ہے اس حسین کی حفاظت کے لیے [illegible] پروفیسر عثمان پھر آؤں گا [illegible] میرا انتظار کرو۔"

[illegible] اسٹین گن [illegible] طرح سے قادر کے ہاتھ سے پھسل کر فرش پر جا پڑی۔

شاگردوں سے وہ کارنامہ کر کے دکھایا ہے کہ تاریخ اسے ہمیشہ یاد رکھے گی۔"

عثمان نے جلتے ہوئے لہجے میں کہا "ہاں تاریخ نے سب کچھ محفوظ کر لیا ہے۔ اس نے سراج الدولہ کے بہروپیے مشیر دنا کے کارناموں کی ایک ایک تصویر اپنے سینے میں چھپا رکھی ہے۔ کاش! ہم اس سے ہی کچھ اپنے درد کا درماں تلاش کر لیتے!"

قادر نے بے قرار ہو کر کہا: "سر آپ کا لہجہ اجنبی ہوتا جا رہا ہے۔ آپ میں یہ تبدیلی کیسے پیدا ہوئی؟ آپ تو ہر اول دستے کے جانباز تھے۔"

عثمان نے گہرا سانس لے کر کھوئے ہوئے انداز میں اس کی طرف دیکھا "میں اپنے محور سے دور ہٹ گیا تھا۔ اپنی شخصیت کئی رنگ پردوں میں چھپا لی تھی۔ اپنے چہرے پر خول چڑھا کر نئی شکل بنالی تھی۔ لیکن لہو کی چبھن نے یوں جھنجھوڑ دیا کہ میرا سارا بہروپ بکھر گیا اور میں پھر عثمان بن گیا۔"

قادر نے متعجب انداز میں کہا "سر آپ تو بنگالی اپنے کھرے لہجے کی وجہ سے ہی مشہور ہیں۔ آپ نے کبھی پہیلیاں نہیں بجھائی تھیں۔"

عثمان کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ وہ دھیمی آواز میں بولا: "آج میں ڈھلتی رات میرے ڈرائنگ روم میں بیٹھے حالات پر تبصرہ کر رہے تھے۔ گینش نے بڑے فخر سے بتایا اس نے بہار کے کئی مکانوں کو خود آگ لگائی تھی۔ گویا وہ خاندان موت کے گھاٹ اتار رہے تھے۔ وہ تفصیل بتا رہا تھا اور میں اپنے اندر ایک تیز سرسراہٹ محسوس کر رہا تھا جیسے گھنے درخت کسی آنے والے طوفان کی پیشین گوئی کر رہے ہوں۔ یکدم ایک خیال ابھرا کہ مارنے والا گینش تھا تو مرنے والے کون تھے۔ پھر میری آنکھوں میں وہ منظر گھوم گیا جب مرنے والے اپنا سب کچھ لٹا کر یہاں زندگی کی نئی تعمیر کے لیے صد ہا آرزوؤں اور ارمانوں کے ساتھ پناہ گزین ہوئے تھے۔ پہلے بھی ان کا یہی قصور تھا کہ وہ چاند ستارے والے پرچم کے شیدائی تھے اور اب بھی اسی جرم کی پاداش میں ان کی متاعِ زندگی لوٹ لی گئی ہے کیسا عجیب اتفاق ہے!"

قادر جلدی سے بول اٹھا! "لیکن سر وہ ہم میں سے نہیں تھے۔ اور دشمن کے ایجنٹ تھے۔"

"ہاں وہ ایجنٹ تھے۔" عثمان نے تھکے لہجے میں کہا: "اور گینش [illegible] کیا یہ ہمارا [illegible] نقصان کس کا ہوا ہے [illegible] ہیں؟ [illegible]"

قادر خاموش رہا۔

عثمان کہہ رہا تھا: "میں نے [illegible]"

تو بینائی زائل ہو جاتی ہے۔ میں نہیں جانتا کچھ پُر کسی تاثر کا جادو چل گیا ہے۔ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو؟"

قادر کی حیرانی بڑھ گئی تھی "سر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لیں۔ کالج کے احاطے میں پہنچ کر آپ ساؤنڈ پروف دیکھ سکیں گے۔"

عثمان اس کا کندھا پکڑے ہوئے جھجکتے ہوئے قدم اٹھاتا بڑے گیٹ میں داخل ہوا۔ وہاں پر قادر کا ایک ساتھی اسٹین گن سنبھالے کھڑا تھا۔ اس نے پوچھا:

"یہ کون ہے یہاں تک کیسے پہنچا ہے؟"

قادر خوشی کے لہجے میں بولا "یہ اپنے پروفیسر ہیں عثمان صاحب، مجھ سے ملنے آئے ہیں۔" پرنسپل کے کمرے کے سامنے والے میدان میں آ کر قادر ٹھہر گیا "سر اس طرف دیکھیں یہاں غداروں کی لاشیں ہیں جنہوں نے بنگالیوں کی جدوجہد ناکام کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ وہ نقشہ ہے جو ہمیں جدوجہد سے ہمارے قلاقہ لگا رہے تھے۔"

"آہ" عثمان کے سینے میں سانس رک رک کر چلنے لگا۔ فسادات سے پہلے اس جگہ کتنی بہار ہوتی تھی کیسی کیسی شرارتیں کی جاتی تھیں۔ ان میں سے اکثر نے عہد کیا تھا وہ ایک دوسرے کے لیے ڈھال بنے رہیں گے۔ میں نے بھی تو انہیں یقین دلایا تھا۔ باہر کی مسموم ہوا کالج کے احاطے میں داخل نہیں ہو سکتی۔ پھر ایسا کیوں ہوا؟ یہ آج ساری لاشیں کن کن کی ہیں؟"

"سر یہ سب لوگ چاند ستارے والے پرچم کے پرستار اور ہماری آزادی کے مخالف تھے۔ ہم انہیں گھسیٹ گھسیٹ کر یہاں لاتے رہے۔"

عثمان کے اندر کا ضبط بکھر گیا "بے وقوف! چاند ستاروں کو نوچنے سے کیا آسمان ویران ہو جاتا ہے؟ چاند تو اب بھی روشن ہے، ستارے اب بھی جگمگا رہے ہیں۔ تم ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔"

قادر نے عجیب حیران کن نظروں سے اس کی طرف دیکھا "سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ محمود کو آپ جانتے ہی ہیں۔ اس سے ہماری کتنی مخالفت کی تھی وہ رہی اس کی لاش۔"

"محمود کو تم کیا مٹا سکتے تھے جب تک ہماری تاریخ پڑھائی جائے گی محمود زندہ رہے گا۔ سومنات کی فتح کے نقوش تابندہ رہیں گے۔"

"سر آپ طارق کی لاش ضرور پہچان لیں گے۔"

"طارق! اس نے اسپین کے ساحل پر کشتیاں جلا کر اپنے کردار کو دائمی بنا لیا تھا۔ یہ کردار اب بھی زندہ ہے۔ اس کردار کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔"

"سر اس طرف دیکھیے یہ حمزہ ہے ہمارے دشمنوں کا سرغنہ۔"

"ہاں میں دیکھ رہا ہوں حمزہ کا کلیجہ چبا لیا گیا۔ [illegible]"

"سر آپ کو خوش ہونا چاہیے۔ آپ کے [illegible]"

اور اس کی پوریں ان گنت انگاروں سے سہ پرانٹ کر گئے۔ اس کی چیخ نکل گئی۔ اس کا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔ اس کا روآں روآں گرم بھاپ سے بھیگ گیا تھا۔ گزرتے ہوئے لمحے کو منجمد کرنے کی خاطر اس نے مٹھیاں زور سے بھینچ لیں۔ اور اس کی آنکھوں میں ترمرے سے ناچنے لگے۔ اسے اپنی زندگی کی طنابیں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ کسی نے پیچھے سے آ کر اس کے دونوں بازو مضبوطی سے پکڑ لیے۔ عثمان نے جس حرکت کھڑا تھا ایک گرجدار آواز ابھری:

"کون ہو۔ یہاں کیا کر رہے ہو؟"

عثمان کے ہوش چمک کر رہ گئے۔ وہ اپنا نام بھول گیا تھا۔ کسی نے اسے زور سے جھنجھوڑا اور اس کا رخ اپنی طرف کر لیا۔

"اوہ! سر آپ یہاں؟" وہ اس کا کوئی شاگرد تھا۔ عثمان دہشت زدہ نظروں سے تکے جا رہا تھا "سر اندر چلیں۔ آپ اتنے دن کہاں رہے؟ اندر کا نظارہ دیکھ کر آپ بے پایاں خوشی حاصل کریں گے۔"

"خوشی!" عثمان بڑبڑایا "اڑتے بادل کا سایہ جب اتر رہا کے بجائے انگاروں کا مسکن ہو جائے۔ جب بانسری کی لے اژدہے کی پھنکار بن جائے۔ جب سیاں مٹی کی صورت لیے مرجھا کر رہ جائیں تو خوشی کیسی! کھارے پانی کی جھیل میں غوطے کھا کر بجا دے مٹھے کا ذائقہ شیریں کیسے ہو سکتا ہے؟"

شاگرد نے اپنا چہرہ اس کی آنکھوں کے قریب لے جا کر کہا "سر آپ نے شاید مجھے نہیں پہچانا میں آپ کا شاگرد قادر ہوں جسے آپ نے ایک مثالی کردار بنا کر دوسروں کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ آپ اتنی جلدی مجھے نہیں بھلا سکتے۔"

"اوہ۔۔۔ قادر۔۔۔" عثمان کے ہونٹوں میں جنبش پیدا ہوئی۔ "قادر ہم تو اس بات پر بھی قادر نہیں کہ کوئی کام اپنی مرضی کے مطابق دائمی بنا سکیں۔ ہم تو بے بس ہیں قادر نہیں۔"

قادر نے تشویش ناک لہجے میں کہا "آپ شاید بیمار ہیں اور ہذیانی کیفیت کی بدولت یہاں تک آ گئے ہیں۔ بہر حال آپ کو یہاں آ جانا چاہیے تھا۔ اپنے شاگردوں کے ہنر سے کارنامے دیکھنے کی خاطر آپ یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے [illegible] چاہیے۔" عثمان نے یوں ناچ کہ بڑھا ہاتھ کو [illegible] کو ٹٹولنے لگا [illegible] قادر حیران کن لہجے میں بولا:

"مرشد! کبھی جنگ استعمال نہیں کی۔ آپ کی بینائی میں فرق کیسے پڑ گیا؟"

عثمان نے [illegible] اپنی پیشانی [illegible] لگی جاتی رہے تو آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی [illegible] حد سے زیادہ بڑھ جائے

دھمکی

چاند ٹی ایم اے

داستان دکھائی نہ دے رہا تھا۔ وہ اپنے وجود کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے بہت دور نکل آیا تھا۔ کرفیو اور مسلح ہوتا وہ اس سنگین رات میں کبھی گھر سے قدم باہر رکھنے کی جرأت نہ کرتا۔ اس نے جرأت اب بھی نہ کی تھی۔ اپنے اندر مجبوری ہوتی کہ حیوں کی شیں دبائے وہ لان میں آ گیا تھا۔ پتا نہیں کیسے اس نے غیر شعوری طور ہی پر کھولا تھا۔ اور پھر یوں سڑک پر نکل آیا جیسے انجانے میں ہاتھ سے کوئی چیز پھسل کر گر پڑے۔ ہوا بے قرار ہو گئی جب اس کے بدن سے ٹکرایا ایسے یوں سنائی دیا جیسے کسی نے سرگوشی کی ہو "عثمان! تم پروفیسر سے کیا بن گئے؟" اس نے بدن کی کپکپاہٹ پر قابو پاتے ہوئے ایک دم پلٹ کر دیکھا۔ اسے اپنے سائے کے سوا اور کچھ دکھائی نہ دیا۔ اس نے اپنے سائے پر قدم رکھا چاہا اور سایہ غائب ہو گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں "مجھے کون آواز دے رہا تھا۔ ان آوازوں کے علاوہ میری زندگی کے پچاس برسوں سے لپٹ کر کیوں رہ گئی ہے! کیا میں واقعی عثمان ہی ہوں! پروفیسر عثمان یا قاتل عثمان!" اس کے شعور میں قطرہ قطرہ خون ٹپکنے لگا تھا اور وہ سنسان سڑک پر یوں قدم اٹھا رہا تھا جیسے کوئی بھیڑیا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ چاندنی دھندلانے لگی۔ اور اس کی آنکھیں دیکھنے لگیں اور سارا منظر خون میں ڈوب کر سیاہی مائل ہونے لگا۔ ایک جگہ رک کر اس نے تاڑ کی چوٹی تک نظریں اٹھائیں۔ آسمان جھکتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے بازو کو حلقے میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ جیسے وہ آسمان کو گرتا ہوا دیکھنے کی تاب نہ رکھتا ہو۔ [illegible] سنت بعد اپنے جلتے ہوئے سانس پر قابو [illegible] اس نے بازو [illegible] سے اڑ گرد کا جائزہ لینے لگا۔ اس کے سامنے [illegible] اور اس [illegible] یوں ابھرنے لگے تھے جیسے [illegible]

fortnightly
al-Hilal

Vol.11 No.14 — 50 ¢
October 10, 1982
Phone: 424-1989, 483-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے پر سزائے موت دی جائیگی

جب تک ثبوت فراہم نہ کیا جائے فوجی عدالت، پولیس اور کسی اور تحقیقاتی ادارے کی تحقیق کی بنیاد پر یہی سمجھے گی کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا ہے

فیصلہ کرنے کا حق صرف فوجی عدالت کو ہوگا

جرم کرنے یا ارادہ رکھنے والوں کو مدد دینے پر بھی اسی قانون کا اطلاق ہوگا۔ مارشل لاء ضابطہ ۵۳ جاری کر دیا گیا

راولپنڈی ——— (پی پی آئی) چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے مارشل لاء کا ضابطہ ۵۳ جاری کیا ہے جس کا مقصد سرکاری املاک یعنی عمارتوں، ریلوے، ٹیلیفون، ٹیلیگراف، بجلی وغیرہ کو نقصانات پہنچانے سے روکنا ہے۔ سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے والے کو سزائے موت دی جائے گی یا اس طرح کی سزا ...

واشنگٹن میں صدر ریگن صدر پاکستان کا استقبال کریں گے

صدر ضیاء الحق کے دورہ امریکہ کی تیاریاں جاری ہیں۔ دونوں ملکوں نے پروگرام کو آخری شکل دیدی

امریکی سفیر کے بیان پر پاکستان کے سیاستدان برہم ہو گئے

پاکستان کے عوام سے امریکہ کو کوئی دلچسپی نہیں اسے صرف اپنے مفادات عزیز ہیں۔ سیاسی لیڈروں کا زبردست احتجاج

امریکہ جمہوریت کی بحالی پر پاکستان کی سلامتی کو ترجیح دیتا ہے۔ امریکی سفیر

پاکستان کو روس کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے: شیرباز مزاری

پاکستان موٹر سازی کے میدان میں داخل ہو گیا

صدر ضیاء الحق نے سوزوکی موٹر کاریں تیار کرنے والے کارخانے کا افتتاح کیا

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورنٹو، کینیڈا

سالانہ زرِ خریداری برائے الہلال : ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری برائے کریسنٹ : ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری برائے الہلال و کریسنٹ : ۲۸ ڈالر

کوپن خریداری

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک کریسنٹ کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجئے

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی) بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجئے۔ ☐

قتل، ڈکیتی، رہزنی اور اغوا کے مقدمات فوجی عدالتوں میں چلائے جائیں گے: گورنر عباسی

کراچی میں جرائم کی روک تھام کیلئے محلہ کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ۔ کمیٹیاں شہریوں اور پولیس کے درمیان براہ راست رابطہ کا کام دیں گی

ڈاکوؤں کی سرپرستی کرنے والوں کو بھی نہیں بخشا جائے گا

انتشار ہونے کی وجہ سے پولیس کی کارکردگی متاثر ہو رہی ہے